بدھ | 28۔اگست 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 195 | بدھ 12 ربیع الثانی ۔ 1417ھ 28 ظہور 1375ہش 28 اگست 1996ء

حقیقی راحت کامدار تقویٰ پر ہے

سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے۔ جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔

پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ میں سینیگال کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر کا خطاب

ہم کوشش کریں گے کہ اللہ نے چاہا تو سینیگال افریقہ کا پہلا سارا احمدی ملک بن جائے

جماعت جرمنی کے 21 ویں جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی لائیو ٹیلی کاسٹ کی گئی

مین ہائم۔ جرمنی 25۔اگست 1996ء جماعت احمدیہ جرمنی کے 21ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطاب سے قبل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے دو مہمانوں کو خطاب کی دعوت دی۔ پہلے مہمان سینیگال کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر تھے۔ انہوں نے فرانسیسی زبان میں خطاب فرمایا جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا جاتا رہا۔ انہوں نے اپنی قبول احمدیت کا ذکر کیا اور اپنے ساتھ آنے والے اراکین وفد کا تعارف کروایا جن میں چار خواتین بھی شامل تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ لندن کے جلسہ سالانہ پر ہم سینیگال کے 5 ممبران پارلیمنٹ اور ایک فوجی کرنل صاحب کے ساتھ شامل ہوئے۔ جلسے سے فارغ ہو کر ہم جب واپس اپنے ملک کے دارالحکومت ڈاکار پہنچے تو اب جرمنی کے جلسہ پر آنے کے وقت تک ہم نے مزید 5۔ اراکین پارلیمنٹ اور ایک فوجی کرنل کو احمدی کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ تعداد کا یہ اشتراک اللہ کے فضل کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ سینیگال کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ہم کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جیسا عظیم قائد ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج میں آپ سب لوگوں کے سامنے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ہم واپس جا کر اپنی کوششوں کو دوگنا کر دیں گے۔ اور نہ صرف مزید ممبران پارلیمنٹ کو احمدی کریں گے۔ بلکہ عوام کو بھی احمدی کریں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اللہ نے چاہا تو سینیگال افریقہ کا وہ پہلا ملک ہو گا جو سارا احمدی ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کا مشکور ہوں جنہوں نے بہت پیار اور محبت سے ہمارا خیال رکھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھ جرمنی کے جلسہ پر آنے والوں میں دس اراکین پارلیمنٹ ہیں۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے حکومت جرمنی کے ایک اہلکار کو دعوت خطاب دی۔ یہ فارن افیئرز کے ڈائریکٹر ہیں جنہوں نے جرمن زبان میں تقریر کی ان کی تقریر کا بھی ساتھ ساتھ ترجمہ کیا گیا۔ فاضل مقرر نے کہا کہ میں جس عہدے پر ہوں اس کی وجہ سے میرا آپ دوستوں سے اور امام جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ میرے جیسے شخص کو جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں یہ احساس ہوا کہ ایک امام جماعت کی کتنی بڑی شخصیت ہو سکتی ہے۔ میں اس جلسے میں صرف حضرت امام جماعت احمدیہ کو دوبارہ ملنے کے لئے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت اس بارے میں کوشاں رہتی ہے کہ آپ کے جرمنوں سے اچھے تعلقات ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دین حق رواداری کا مذہب ہے اور میں پورے جذبات کے ساتھ آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ جس عمدہ راستے پر چل رہے ہیں یہ ایک بہت پیارا راستہ ہے خدا کرے کہ آپ ساری دنیا میں وہ مذہبی رواداری پھیلا سکیں جس کے لئے آپ کوشش کر رہے ہیں۔

حضرت صاحب کے خطاب کا پانچ زبانوں یعنی انگلش، عربی، جرمن، بنگلہ اور انڈونیشن زبان میں رواں ترجمہ کیا جا رہا تھا۔ جس کو ناظرین علیحدہ علیحدہ فریکوئنسی پر سن سکتے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

دعوت الی اللہ سے کبھی غفلت نہیں کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

(دعوت الی اللہ) سے آہستہ آہستہ ایک شخص ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جس پر وہ بالآخر محسوس کر لیتا ہے کہ اسے ہدایت مل رہی ہے۔

پس ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اس سے غفلت نہ کریں اور کچھ بھی ہو اسے چھوڑیں نہیں۔ (-) تھک نہیں جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے اور جب یہ حالت گزر جاتی ہے تو از خود یہ محسوس ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسے طور پر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے بے اثر شے ہے یا تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ تو یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔ جو نیکی سے روکنے والا ہوتا ہے۔

پس اس بات سے گھبرانا نہیں چاہئے کہ اس کا اثر ظاہر نہیں ہو رہا۔ وقت جب آتا ہے آپ ہی یہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور انسان اس کو جان نہیں سکتا کہ اس کے اندر استعداد کتنی تھی اور پھر اس کے اثرات ظاہر ہونے کے لئے مدت کتنی چاہئے۔ اس لئے (دعوت الی اللہ) سے رکنا نہیں چاہئے۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم میں خود غلطیاں ہیں لوگوں کو کیسے سمجھائیں۔ مگر ان کو جاننا چاہئے کہ ان کا یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ جو دوسروں کو سمجھاتا ہے وہ نیکی کرتا ہے۔ اس لئے (دعوت الی اللہ) کرنا نیکی کرنا ہے اور اس سے رکنا غلطی ہے اور ایسی غلطیاں درست نہیں ہوتیں۔ جب تک نیکیاں نہ کی جائیں۔ پس (دعوت الی اللہ) کرنا خود نیکی کرنا ہے جو ان کی اپنی غلطیوں کو بھی دور کر سکتی ہے۔ اور دوسروں کی غلطیاں بھی۔ پھر (دعوت الی اللہ) ایک فرض بھی ہے اس لئے بھی اسے پورا کرنا چاہئے۔ پس میں دوستوں کو کہتا ہوں کہ (دعوت الی اللہ) کے فرض کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے اور اس بات سے حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے کہ اس کا اثر نہیں یا تبدیلی نہیں ہوتی یا ہم میں خود غلطیاں ہیں۔ ایک آدمی جو صرف اس لئے (دعوت الی اللہ) سے رک جاتا ہے کہ اثر نہیں وہ کیا جانتا ہے کہ اس کے بعد اگر وہ (دعوت الی اللہ) کرتا تو ضرور اس کا اثر ظاہر ہوتا۔ پس آدمی اگر آج نہیں تو کل۔

باقی صفحہ 7 پر

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- ظہور 1375 ہش . 28 - اگست 1996ء

ہمارے بچے اور کھیلیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بہت اچھے تیراک تھے اور جیسا کہ ایک دفعہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے بتایا آپ لان ٹینس بھی بہت اچھا کھیلتے تھے۔ تیراکی کا ایک واقعہ بیان کرنے کو جی چاہتا ہے۔

قادیان کے قریب تتلیاں والی نہر پر قادیان کے تمام باشندے پکنک کے لئے مہینے میں ایک دفعہ جایا کرتے تھے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بھی تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نہر کے کنارے ٹہل رہے تھے کہ آپ کے چند نہایت قریبی دوستوں نے آپ کو اٹھایا اور نہر میں پھینک دیا۔ حضرت صاحب کچھ مسکراتے ہوئے تیرنے کے بعد باہر نکلے تو فرمایا۔ کہ ایسا کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن جسے نہر میں پھینکنا ہو اسے پہلے بتا دینا چاہئے تاکہ وہ تیار رہے۔ میری جیب میں کچھ نوٹ تھے وہ گیلے ہو گئے۔ ایسے موقعوں پر حضرت صاحب تیراکی کا ایسا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ سب سے آگے اور بہت دور تک تیرتے جاتے۔

حضرت صاحب کو کھیلوں کا نہ صرف اپنے لئے شوق تھا بلکہ آپ چاہتے تھے کہ جماعت کے بچے خوب کھیلا کریں۔ اپنی صحت کے لئے بھی اور اپنا اور جماعت کا نام بنانے کے لئے بھی۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ روز لجنہ کالم میں آپ کا ایک ارشاد شائع کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ بچوں کو مختلف کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہتے تھے۔ آپ کے ارشاد کا ایک حصہ دوبارہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

فرمایا "میرا تو دل چاہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں اور ان پر بچوں کو سواری سکھائی جائے اور وہ پورے پورے سوار ہوں۔ لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا۔ بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہئے۔ کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بچے بچپن میں ان باتوں میں پڑتے ہیں جو بڑوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بڑے ہو کر بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں"۔

اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے بہت اچھی نسل کے گھوڑے پال رکھے تھے اور آپ ان پر سواری بھی کیا کرتے تھے بلکہ ایک دفعہ گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے آپ کو چوٹ بھی لگی تھی۔ اس سے بھی پہلے ہمیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول بھی گھوڑے کی سواری فرمایا کرتے تھے اور آپ کو بھی ایک دفعہ گھوڑے سے گرنے سے چوٹ لگی تھی۔

جہاں تک حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا تعلق ہے آپ نے ربوہ میں ایک سوئمنگ پول بنوایا اور آپ کی یہ خواہش بھی تھی کہ یہاں سکوائش کورٹ بھی بنایا جائے۔ اور جب آپ امامت کے منصب پر فائز ہوئے تو انگلستان کے سکول آف اورینٹل سٹڈیز کے ایک استاد نے جو ایک دفعہ نائیجیریا آنے کی وجہ سے میرے ساتھ قریبی تعلقات رکھتے تھے اور جنہوں نے مغربی افریقہ میں احمدیت کے متعلق ایک کتاب لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی' مجھے لکھا کہ چونکہ حضرت صاحب ان کے سکول کے طالب علم بھی رہے ہیں اس لئے ان کے متعلق ضروری معلومات مہیا کی جائیں تاکہ یہ سکول اس بات پر فخر کر سکے کہ ان کا ایک طالب علم اس منصب پر فائز ہوا ہے۔ ہم نے حضرت صاحب سے گذارش کی کہ اس سلسلے میں کچھ بتائیے تو آپ نے فرمایا کہ جب میں وہاں طالب علم تھا تو ہاشم خان مجھے سکوائش کی پریکٹس کرانے آیا کرتے تھے اور میرے ساتھ ہی بعض انگریز طالب علم بھی ان سے سکوائش سیکھتے تھے۔

یہ ساری باتیں ہم نے اس لئے کہی ہیں کہ بچوں میں کھیل کا شوق پیدا کیا جائے۔ انہیں دنیا بھر میں ہونے والی کھیلوں سے روشناس کرایا جائے اور ان کے اپنے ذوق کے متعلق ان کی کھیلوں کی اہلیت کو آگے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ اللہ نے چاہا تو ہمارے نوجوان دنیا میں کھیلوں میں بھی ایسا نام پیدا کریں گے کہ لوگ حیران رہ جائیں گے۔ ہمارے نوجوانوں سے اولمپک بھی زیادہ دور نہیں ہے۔ کسی وقت بھی اولمپک کا سونا ہمارے نوجوانوں کے ہاتھ لگ سکتا ہے۔ پس تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی کھیلوں کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

O

اللہ کو اپنے پیاروں کے پیارے بھی پیارے ہوتے ہیں
اس دنیا میں سب کام ان کے اس کے ہی سہارے ہوتے ہیں
مصروفِ عبادت ہوتے ہیں جو رات کے پچھلے پہر اٹھ کر
اُن اللہ والوں کے دل سے سب ڈور اندھیارے ہوتے ہیں
جب سارا زمانہ سوتا ہے اور ہُو کا عالم ہوتا ہے
مشغول خدا کی حمد میں جب' سب چاند ستارے ہوتے ہیں
رحمت کے دریچے کھُلتے ہیں اللہ کے سب بندوں کے لئے
اور گاہے گاہے عرش سے پھر بخشش کے اشارے ہوتے ہیں
آرام طلب کیا جانیں لُطف ان پیار کی گھڑیوں کا ہمدم
انہیں کیا معلوم وہ کیسے دل افروز نظارے ہوتے ہیں
ہم دُھول ہیں ان کے پاؤں کی جب اُن سے چمٹ جاتے ہیں کبھی
اپنا وہ بنا لیتے ہیں ہمیں اور آپ ہمارے ہوتے ہیں
منجدھار میں چکر کھاتا ہے جب تیرا سفینہ اے ظالم!
آتی ہے موت نظر ہر سُو اور دُور کنارے ہوتے ہیں
لاتا ہے بچا کر موجوں سے پھر کون اُسے ساحل کی طرف
دریا کے پار اس وقت مسافر کس کے سہارے ہوتے ہیں
دکھ درد سہے ہوں جس نے کبھی احساس اُسے ہی ہوتا ہے
کس ناگفتہ بہ حالت میں دکھ درد کے مارے ہوتے ہیں
صِدّیق! یہ بات نہ بھول کبھی' جس جنس میں کھوٹ بھی شامل ہو
اس جنس کے سوداگر کے ہر سودے میں خسارے ہوتے ہیں

محمد صدیق امرتسری

آدمی آدمی کا ہے دارو
کام کے وقت کام آتا ہے
پیڑ ہو گر لدا ہوا پھل سے
اپنی سب ٹہنیاں جھکاتا ہے

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 10- اگست 1922ء

مکتوبات حضرت امام جماعت الثانی

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

(نوٹ یہ مکتوبات مرسلہ حضرت مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔اے افسر ڈاک شائع ہوئے ہیں۔ (بعد میں آپ کا نام بدل کر عبدالرحیم درد ہو گیا تھا)

بچوں کی نافرمانی ایک شخص نے لکھا کہ بچے اپنے ماں باپ کے کہنے پر نہیں چلتے۔اور ان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اس کا علاج کیا ہے حضرت صاحب نے لکھوایا۔ یہ شروع سے آپ کی غلطی ہے یہ کبھی ممکن نہیں کہ بچے اپنے ماں باپ کی مرضی کے خلاف چلیں اور ضد کریں۔ جب شروع سے تربیت کی جائے تو کس طرح ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ بات دو طرح سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ یا حد سے زیادہ سختی یا حد سے زیادہ نرمی سے۔ جو لوگ بلاوجہ بچوں کو ڈراتے ہیں۔ ذرا بچہ بڑا ہو جائے۔ تو وہ ان کا مقابلہ کرنے لگتا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو خود گستاخی سکھاتے ہیں۔ جب بچہ کچھ بولنے لگتا ہے۔ تو ماں باپ کے خلاف اور باپ ماں کے خلاف گستاخی سکھاتے ہیں۔اور اس پر خوش ہوتے ہیں۔ مثلاً اس طرح وہ بچے کو سکھاتے ہیں۔ کہ کہو "میں تجھے ماروں گا" اس کا آہستہ آہستہ قلب پر برا اثر پڑتا ہے

وسطی طریق کو اختیار کیا جائے۔ اس طرح کبھی کوئی دکھ نہیں پاتا۔

قرعہ اندازی ایک دوست نے قرعہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو فرمایا قرعہ تو اس امر کے متعلق نہیں ہوتا۔ کہ فلاں کام بابرکت ہو گا یا نہیں۔ اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دو کام ہیں جن کی خوبیاں ظاہر ہیں اور انسان ان میں فیصلہ نہ کر سکے۔ تو وقت کو ضائع نہ کرنے کے لئے قرعہ ڈالا جاتا ہے۔ یا دو شریک ہیں۔ ان کی بحث کو ختم کرنے کے لئے قرعہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اگر غیب معلوم کرنے کا یہ ذریعہ ہوتا تو نبیوں کی بہت بڑی خوبی باطل ہو جاتی۔ اور ان پر ایمان لانے کا ذریعہ بند ہو جاتا۔ غیب کا علم ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مخصوص کر دیا ہے۔ اگر ایسی آسانی سے انسان غیب کی باتیں معلوم کرے تو پیشگوئیاں بے حقیقت ہو جائیں۔

گورنمنٹ کا خطاب ایک صاحب نے نہایت ہی کانفیڈنشل طور پر حضرت صاحب کو لکھا کہ کیوں نہ گورنمنٹ سے آپ کو His Highness کا خطاب دلوانے کے لئے کوشش کی جائے اس کے جواب میں حضرت صاحب نے لکھوایا۔ ہم تو بارہا لکھتے ہیں اور بیان بھی کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کی عزتوں اور رتبوں سے ہم مستغنی ہیں۔ پھر اگر میں آپ کی تجویز کو پسند کروں۔ یا اس کے متعلق اجازت دوں۔ تو گویا میں اپنے آپ کو ہی جھوٹا کروں۔ اور نہ صرف یہ کہ ایسے اعزازوں کی قدر ظاہر کروں۔ بلکہ ایک رنگ میں ان کا سوال بھی پورا کروں عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس دن آپ کا خط ملا ہے۔ اسی دن میں نے نظم لکھی تھی جس کا ایک شعر یہ ہے۔ ؎

نہ بادشاہی سے مطلب نہ خواہش اکرام
یہی ہے کافی کہ مولا کا اک نقیب ہوں میں

شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کے خط کا جواب پہلے ہی دے چھوڑا تھا۔ اگر ہماری طرف سے یا ہمارے کسی دوست کی طرف سے۔ یا ہمارے کسی ملنے جلنے والے کی طرف سے کوئی بات اس قسم کی ہو تو بہت ہی مکروہ ہے۔

نمونہ بنو ایک غیر احمدی نے ولایت سے حضرت صاحب کو بیعت کا خط لکھا۔ حضرت صاحب نے ان کو جواب میں لکھوایا۔

آپ کا بیعت کا خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اس ملک میں جو لوگ جا کر ہندوستان کے بستے ہیں۔ وہ بطور نمونہ کے ہوتے ہیں۔ نمونہ اگر خراب ہو۔ تو کوئی شخص وہاں سے سودا نہیں خریدتا کیونکہ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ نمونہ ایسا ہے۔ تو اصل مال کیا ہو گا۔ پس آپ کو چاہئے۔ کہ اپنے آپ کو (دین) کا سچا نمونہ بنانے کی کوشش کریں۔ اگر (دین) سے ہم کچھ حاصل نہ کریں۔ تو (اس) کے سچا ہونے یا نہ ہونے سے ہمیں کیا فائدہ۔ اپنے بیوی بچوں کے اندر (دین) کے اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کے یا آپ کی بیوی کے ذریعہ سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ جو آدمی حالات سے واقف نہیں ہوتا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ جس طرح جنگ کے وقت اپنے کسی مورچہ کا حال دوسرے پر ظاہر کرنا جرم ہوتا ہے۔ بلکہ ایک محب وطن کا فرض ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے سامنے اس کو پیش کرے جنہیں اس کی اصلاح کرنے میں دخل ہے۔ بعینہ اسی طرح روحانی معاملات کے متعلق یہی انسان کو رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ آپ لوگوں کو چاہئے۔ کہ ایک دوسرے کی اعانت کریں۔ آپس میں محبت رکھیں۔ اپنی

باقی صفحہ 6 پر

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

انسان کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے چاول گوشت پھل سبزی وغیرہ ہر چیز ضروری ہے۔ اور ان سب چیزوں کا استعمال ہونا چاہئے یہ نہیں کہ روز ایک ہی چیز کھائی جائے۔ جو شخص کہے کہ میں روز ہی روغن جوش استعمال کروں گا وہ اسراف کے علاوہ بیمار بھی ہو جائے گا۔ ایک دوست کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ ان کی صحت بہت خراب رہتی تھی۔ کئی علاج کئے مگر آرام نہ ہوا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ان دنوں ابھی پٹیالہ میں تھے یہاں نہ آئے تھے۔ وہ ان کے پاس گئے۔ وہاں سے انہوں نے لکھا کہ اب مجھے افاقہ ہے اور یقین ہو گیا ہے کہ اچھا ہو جاؤں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے میری بیماری سمجھ لی ہے اصل بات یہ تھی ان کو متواتر کثرت کے ساتھ مرغن کھانے کھانے سے تکلیف تھی۔ تو اس قسم کی غذائیں صحت کو برباد کر دیتی ہیں۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں روزانہ گھی پیا کروں گا۔ تا موٹا ہو جاؤں۔ تو اس کا دماغ مارا جائے گا۔ پس ایک کھانے میں بھی سادگی ضروری ہے سادگی قوم کو مستقل طور پر قربانی کرنے کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ اس سادگی میں لباس کی سادگی بھی شامل ہے۔ زیور کی بھی۔ میرے سامنے کئی مثالیں ہیں کہ بعض دوست پہلے سے بڑھ کر اب قربانیاں کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ پہلے ان کے اخراجات زیادہ تھے۔ مگر سادگی اختیار کرنے کی وجہ سے اخراجات کم ہو گئے۔ اور وہ زیادہ قربانی کرنے کے قابل ہو گئے۔ پس سادہ زندگی اختیار کرنے سے دین کے لئے زیادہ قربانی کی توفیق حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح سے عورتیں اور بچے بھی ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں۔

میرا مطلب یہ نہیں کہ غذا میں کمی کر کے بچوں کی صحت خراب کر دی جائے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ قومی فرائض سے ایک اہم ترین فرض بچوں کی صحیح طریق پر پرورش کرنا بھی ہے کیونکہ قوم کا آئندہ بوجھ ان کے کندھوں پر پڑنے والا ہوتا ہے۔ اگر وہ کمزور ہوں۔ تو اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکیں گے۔ اس لئے ان کو خوراک پوری دینی ضروری ہے۔ ہاں اس میں سادگی کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور فضول خرچی کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے۔ ان کو دینی ارکان کا پابند بنایا جائے۔ بلوغت سے قبل کبھی کبھی روزہ بھی رکھوانا چاہئے۔ اس سے ان کی صحت خراب نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ صحت کے لئے فائدہ بخش چیز ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض لوگ بچوں کو (عبادت) کے لئے نہیں جگاتے۔ وہ سمجھتے ہیں ابھی نیانا (بچہ) ہے۔ یہ درست نہیں ان کو (عبادتوں) کی باقاعدگی کا عادی بنانا چاہئے۔ پھر ورزش کی عادت بھی ڈالنی چاہئے کئی لوگ شکایت کرتے ہیں۔ کہ خدام الاحمدیہ والے ورزش کراتے ہیں۔ یہ شکایت ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی شخص کو جو دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے کہا کہ اٹھ کر سایہ میں ہو جاؤ۔ تو اس نے کہا کہ کیا دو گے۔ بچوں کے ورزش کرنے سے خدام الاحمدیہ والوں کو کیا ملتا ہے۔ اس سے تمہارا ہی فائدہ ہے کہ تمہارے بچوں کی صحت درست ہو جائے گی۔ اخلاق درست ہوں گے اور چستی و چالاکی پیدا ہو گی۔ اگر وہ تندرست و توانا ہو کر زیادہ کمائیں گے۔ تو کیا خدام الاحمدیہ والوں کو کچھ دے دیں گے۔ ہمارے ملک میں بچوں کو محنت کا عادی نہیں بنایا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ بڑے ہو کر بھی نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ یورپ میں بچوں کو محنت کا عادی بنایا جاتا ہے جس سے بڑے ہو کر بھی وہ کام کے قابل ہوتے ہیں۔ پس دوست اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ جہاں بچوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے کہ ان کی صحت بگڑ جائے۔ وہاں ان کی تربیت کا بھی خیال رکھا جائے۔ انہیں محنت و مشقت کا عادی بنایا جائے۔ مشکلات کے برداشت کرنے کی مشق کرائی جائے۔ اور انہیں اپنے اوقات کو ضائع کرنے سے روکا جائے۔ کیونکہ جن نوجوانوں میں یہ عیوب ہوں وہ ملک قوم بلکہ ساری دنیا کے لئے مصیبت کا موجب ہوتے ہیں۔ اور جو شخص تمہارے بچہ کی ایسی تربیت کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جس سے وہ محنت اور مشقت کا عادی ہو۔ وہ تمہارا دشمن نہیں بلکہ دلی دوست ہے۔ اور اگر تم اسے چھوڑتے ہو تو پھر کوئی دوست تمہیں نہیں ملے گا۔

(خطبہ فرمودہ 6- دسمبر 1940ء
الفضل 6- جولائی 1960ء)

ایک اچھی بات

جب تک انسان خداتعالیٰ کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہیں کر سکتا۔

صاحب ایمان ہر قسم کے تکبر سے بچتا ہے

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب

تحدیث نعمت سے ایک اقتباس

غیرت دینی کے چند واقعات

چند سالوں سے حکومت پنجاب کا ایک طبقہ جماعت احمدیہ کو مشتبہ نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔ اس کی ابتداء 1927ء میں ہوئی۔ جب ایک دریدہ دہن ننگ انسانیت شخص نے جس کا نام راجپال تھا ایک نہایت شرمناک کتابچہ بنام "رنگیلا رسول" شائع کرکے اپنی دنیا اور عاقبت تباہ کر لی۔ یہ کتابچہ مسلمانوں کے لئے شدید روحانی اذیت کا موجب ہوا۔ حکومت کی طرف سے مصنف پر فوجداری مقدمہ چلایا گیا۔ ابتدائی عدالت سے اسے کچھ قید کی سزا ہوئی جو اپیل میں تو قائم رہی لیکن ہائی کورٹ میں نگرانی کی درخواست پر مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ نے قرار دیا کہ رسول اکرم ﷺ کی توہین قانون کی زد میں نہیں آتی اور ملزم کو بری کر دیا۔ اس فیصلہ سے مسلمانوں کے جذبات سخت مجروح ہوئے۔ راجپال رہا ہوا لیکن جلد ہی ایک جوشیلے مسلمان علم دین کے ہاتھوں جس کی آنکھوں میں راجپال کے فعل کی وجہ سے دنیا اندھیر ہو رہی تھی کیفر کردار کو پہنچا۔

اس شدید ہیجان کے دور میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ راجپال کے فعل شنیع کی ذمہ دری کسی حد تک ہم پر بھی عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم اپنے اولین فرض کی کماحقہ ادائیگی سے اب تک غافل رہے ہیں جو یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور حضورؐ کے خلق عظیم کی صحیح تصویر غیر مسلموں کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ آپ نے ملک کے طول و عرض میں سیرت نبویؐ کے جلسوں کا سلسلہ جاری فرمایا جو اب تک جاری ہے اور جس سے بہت نیک نتائج مرتب ہو چکے ہیں اور آئندہ ہونے کی امید ہے۔

دوسرے آپ نے ملک کے تعزیری قانون میں ترمیم کی مہم شروع کی جس کے نتیجہ میں قانون میں ایسی ترمیم کردی گئی جس کے الفاظ واضح طور پر بانیان مذاہب کی تحریری یا تقریری توہین کو قابل تعزیر قرار دیتے ہیں۔

اس اثناء میں لاہور سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ مسلم آؤٹ لک میں ایک اداریہ شائع ہوا جس میں مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ پر سخت تنقید کی گئی جس پر اخبار کے مالک مولوی نورالحق صاحب اور پرنٹر سید دلاور شاہ صاحب احمدی کے نام ہائی کورٹ سے توہین عدالت کا نوٹس جاری ہوا۔ مسلمان وکلاء کا ایک مشاورتی جلسہ میاں سر محمد شفیع صاحب کے دفتر میں منعقد ہوا۔ مسئول علیہم کی طرف سے یہ واضح کیا گیا کہ وہ یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اداریہ زیر بحث سے مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کی توہین لازم آتی ہے۔ اداریہ کا مضمون جائز تنقید کی حد سے تجاوز نہیں کرتا۔ کیونکہ تنقید کی شدت سے جج کی توہین لازم نہیں آتی۔ اگر ہائی کورٹ قرار دے کہ اداریہ سے توہین لازم آتی ہے تو وہ بصد شوق سزا بھگتنا قبول کریں گے معافی طلب کرنا یا عدالت سے رحم کی درخواست کرنا انہیں ہرگز گوارا نہ ہوگا۔

اب یہ سوال اٹھا کہ مسئول علیہم کی طرف سے وکیل کون ہو؟ سب کی نگاہیں میاں سر محمد شفیع صاحب کی طرف اٹھیں۔ لیکن آپ نے فرمایا میں معذور ہوں۔ لیڈی شفیع کی طبیعت سولن میں ناساز ہو گئی ہے اور میرے لئے آج رات سولن میں جانا ضروری ہو گیا ہے اس لئے میں کل عدالت میں مسئول علیہم کی طرف سے پیروی کے لئے حاضر نہیں ہو سکتا۔ اس پر متفقہ طور پر خواہش ظاہر کی گئی کہ شیخ سر عبدالقادر صاحب مسئول علیہم کی طرف سے پیروی کریں۔ شیخ صاحب مولوی نورالحق صاحب کو ساتھ والے کمرے میں لے گئے اور جیسے بعد میں مولوی صاحب سے معلوم ہوا' فرمایا کہ گورنر کی مجلس عاملہ میں ان کے عارضی تقرر کا فیصلہ ہو چکا ہے اس لئے ان کا ایک ایسے کیس میں پیش ہونا مناسب نہ ہوگا جس میں ایک طرف مسلمانوں کے نازک جذبات تلاطم میں ہیں اور دوسری طرف ہائی کورٹ کی توہین کا سوال ہے۔ چنانچہ کمرے میں واپس آکر مولوی صاحب نے فرمایا کہ شیخ صاحب نے ان کا اطمینان کر دیا کہ وہ پیروی سے معذور ہیں۔

اس مرحلے پر میاں محمد شفیع صاحب نے میری طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ میری رائے میں میرے دوست نصراللہ خان (میاں صاحب اکثر مجھے والد صاحب کے نام سے ہی یاد فرمایا کرتے تھے) سے بہتر کوئی اس خدمت کو نبھا نہیں سکتا۔ اس مجلس میں بہت سے اصحاب ایسے موجود تھے جو لیاقت اور تجربہ کے لحاظ سے مجھ سے کہیں آگے تھے۔ مثلاً میاں عبدالعزیز صاحب' مولوی غلام محی الدین صاحب' سید محسن شاہ صاحب' ملک برکت علی صاحب' خلیفہ شجاع الدین صاحب' غلام رسول خان صاحب' میاں عبدالرشید صاحب' میاں محمد رفیع صاحب لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی ذرہ نوازی نے اس مرحلے پر اس سعادت کے حصول کے لئے اس عاجز کا نام ہی میاں صاحب کی زبان سے نکلوایا' بہت سی نگاہیں میری طرف اٹھیں۔ ممکن ہے بعض رشک سے کہ یہ فخر ان کے حصے میں کیوں نہ آیا اور بعض شکر ہیں کہ انہیں اس امتحان میں نہ ڈالا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے بزرگوں کی موجودگی میں اپنے آپ کو اس قابل تو نہیں سمجھتا لیکن اگر مجھے ارشاد ہو تو اس کیس کی پیروی میرے لئے باعث فخر ہوگی اور میں یہ سعادت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ دوسرے ہی دن پانچ ججوں کے اجلاس میں اس کیس کی سماعت تھی۔ تیاری کے لئے زیادہ وقت تو میسر نہ تھا لیکن دعا کے مواقع ضرور میسر تھے۔

اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے ہی عدالت کے ہال میں پبلک سامعین کا حصہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وکلاء میں سے بھی بہت سے موجود تھے۔ میں نے پہلے تو یہ عذر اٹھایا کہ عدالت کو توہین عدالت کے معاملہ میں اختیار سماعت حاصل نہیں۔ یہ خاص اختیار کہ اپنی مزعومہ توہین کی سزا عدالت خود ہی تجویز کر لے برطانوی عدالتوں کا خاص مسئلہ ہے اور برطانیہ میں بھی یہ اختیار "عدالتہائے ریکارڈ" تک محدود ہے۔ اس اصطلاح سے برطانیہ میں جو مراد لی جاتی ہے اس کے مدنظر لاہور ہائی کورٹ 'کورٹ آف ریکارڈ' نہیں۔ اس نظریہ کی تائید میں میں نے بعض نظائر بھی پیش کئے۔ دو گھنٹے کے قریب تو اسی بحث میں صرف ہوئے۔ اس کے بعد میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی مسلم آؤٹ لک کا زیر بحث اداریہ جائز تنقید کی حد سے تجاوز نہیں کرتا اور تنقید خواہ کتنی شدید ہو توہین عدالت نہیں کہلا سکتی۔ ہر روز عدالتہائے اپیل عدالتہائے ابتدائی کے فیصلوں کو منسوخ کرتی ہیں اور بعض دفعہ عدالت ماتحت کے جج سے متعلق سخت الفاظ بھی استعمال کرتی ہیں لیکن اس سے ماتحت جج کی توہین لازم نہیں آتی۔ آخر میں نے کہا اگر بایں ہمہ آپ قرار دیں کہ اداریہ زیر بحث سے جج متعلقہ کی توہین لازم آتی ہے تو رسول اکرم ﷺ کی عزت کی حفاظت کی سعی میں اگر ہائی کورٹ کے ایک جج کی توہین لازم ہو گئی تو یہ امر ناگزیر تھا۔ جس کی پوری ذمہ داری مسئول علیہم تسلیم کرتے ہیں۔ جب بحث ختم ہوئی تو مولانا ظفر علی خان صاحب سامعین کے حصہ سے کٹہرے کو ہٹا کر میری طرف لپکے اور اس ناچیز کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر بلند آواز سے فرمایا "آج تم نے ان لوگوں کا منہ کالا کر دیا جو کہتے ہیں کہ (-) قابل وکیل نہیں ملتا۔" عدالت عدلیہ سے ان دو خادمان رسول مقبولؐ کو چھ چھ ماہ زندان میں یاد رسول اور ذکر الٰہی میں صرف کرنے کی مہلت عطا ہوئی۔ زہے بند و زہے زنداں۔

لاہور میں یہ فتنہ ابھی فرو نہ ہوا تھا کہ امرتسر سے ایک اور فتنہ نے سر اٹھایا۔ ورتمان نامی ایک رسالہ میں رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کا ایک اور پلندہ شائع ہوا۔ دو دن کے اندر حضرت امام جماعت احمدیہ کا لکھا ہوا ایک مطبوعہ اشتہار بعنوان "رسول اللہ ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہوں گے؟" لاہور' امرتسر اور بعض دیگر شہروں کی دیواروں پر چسپاں پایا گیا۔ فوراً دفعہ 144 نافذ کر دی گئی۔ پانچ یا پانچ سے زائد آدمیوں کا مجمع خلاف قانون قرار دیا گیا۔ ہر قسم کے اشتہارات اور رسالہ جات کی طباعت اور اشاعت بدوں اجازت ڈپٹی کمشنر ممنوع قرار دی گئی۔ غرض امن عامہ کے لحاظ سے ایک ہنگامی صورت پیدا ہو گئی۔ لیکن آخر حکومت کی مشین بھی حرکت میں آئی۔ ورتمان کے طابع اور ناشر کے خلاف حکومت کی طرف سے ہائی کورٹ کے دو ججان کے روبرو استغاثہ دائر ہوا۔ سرکار کی طرف سے میاں محمد شفیع کو وکیل مقرر کیا گیا۔ عدالت نے مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلے کو منسوخ قرار دیا اور ملزمان کے خلاف جرم قائم ہو کر انہیں قید کی سزا ہوئی۔

اس اثناء میں حضرت امام جماعت الثانی لاہور تشریف لائے۔ جماعت کی طرف سے ایک مختصر رسالے کے شائع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ خان ذوالفقار علی خان صاحب اور خاکسار کو ارشاد ہوا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی عدالت میں حاضر ہو کر رسالہ کی طباعت ور اشاعت کی اجازت طلب کریں۔ ڈپٹی کمشنر مسٹر اوگلوی تھے۔ وہ بھرے بیٹھے تھے۔ فرمایا ورتمان کے مضمون کے متعلق مرزا صاحب کو ایسا جوش پیدا کرنے والا اشتہار شائع کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی؟ ورتمان کا مضمون متقاضی تھا کہ حکومت بہرحال طابع اور نشر کے خلاف مقدمہ چلائے۔ میں نے کہا "جیسے راجپال کے خلاف چلایا تھا؟" کہنے لگے "میرا بس چلتا تو میں ضرور پھر راجپال کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچاتا۔" میں نے عرض کیا "لیکن آپ کا بس تو نہ چلا' نا!" ڈپٹی کمشنر نے پوچھا "یہ ورتمان والا اشتہار لاہور کی دیواروں پر چسپاں کرنے کا کون ذمہ دار ہے؟" میں نے عرض کیا "مجھے ذاتی طور پر یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی لیکن چونکہ میں لاہور کی جماعت احمدیہ کا امیر ہوں اس لئے ذمہ داری میری ہے۔" پوچھا "حفظ امن کی ذمہ داری کس کی ہے؟" میں نے کہا "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی۔" کہنے لگے "اگر شہر میں فساد ہو جاتا تو؟" میں نے کہا "تو اسے فرو کرنا آپ کا فرض ہوتا۔ امام جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ دینی غیرت کی حفاظت کریں۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے قانون کے اندر رہتے ہوئے جو طریق وہ مناسب سمجھیں گے اختیار کریں گے۔ اگر وہ قانون کی خلاف ورزی کریں تو آپ بے شک ان کے خلاف اقدام کریں۔" اوگلوی بولے "خوب! تو اگر تمہیں امام جماعت کی طرف سے قانون شکنی کا حکم ملے تو تم قانون شکنی کروگے؟" میں نے کہا "یہ سوال فضول ہے۔ میرا دین قانون شکنی کی اجازت نہیں دیتا۔ امام جماعت احمدیہ خادم دین

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

اُمِّ نصیر امتہ الرشید انور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر نصیر احمد شاہد رانا

میرا پیارا بیٹا نصیر احمد بڑا ہی پاک طینت اور بہترین اخلاق کا مالک تھا۔ نہ صرف اس کے گھر والے بلکہ ہر ملنے جلنے والا شخص اور جس کے ساتھ بطور ڈاکٹر اس کا واسطہ پڑا آج تک اسے یاد کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں وقت مرہم ہوتا ہے غم آہستہ آہستہ مٹتے چلے جاتے ہیں لیکن شاید اولاد کا غم اس زمرے میں نہیں آتا جسے وقت مٹا سکے۔ پیارا نصیر میرا سب سے بڑا بیٹا تھا وہ 31۔ مارچ 1962ء کو پیدا ہوا اس وقت ہم کوئٹہ کینٹ میں تھے کیونکہ میرے میاں آرمی میں تھے اور اب ریٹائر ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی سے نام رکھوایا۔ ایک دفعہ مجھے خواب آیا کہ میں نے اس کا نام بدل دیا ہے اور یہ صحت مند ہو گیا ہے ان دنوں یہ بہت بیمار تھا۔ چنانچہ میں نے دوبارہ خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا اور خواب کا بھی ذکر کیا مگر حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہوں) فرمایا کہ یہی نام رہنے دو بچے کو اسی نام کے ساتھ خدا صحت دے گا۔ چنانچہ دس ماہ کی عمر میں وہ اتنا صحت مند ہو گیا کہ ڈاکٹرز بھی حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے کہ اسے کون سی غذا کھلا رہی ہو۔

ابھی پانچ سال کا ہونے میں تین ماہ باقی تھے کہ اسے سکول میں داخل کرا دیا گیا۔ اس کی میڈم نے گھر رپورٹ بھیجی کہ آپ کا بچہ بڑا لائق ہے اور بہتر بات تو یہ ہے کہ ہم نے اسے املاء لکھتے وقت یا امتحان دیتے وقت ادھر ادھر نظر دوڑاتے نہیں دیکھا اپنے پیپر پر نظر رکھتا ہے اور جب کر لیتا ہے تو کھڑا ہو کر اپنی ٹیچر کو دے دیتا ہے۔ دن گزرتے گئے اور یہ نیک نامی سمیٹتے ہوئے کالج جا پہنچا اور ایف۔ ایس۔ سی۔ پری میڈیکل میں اتنے شاندار نمبر لئے کہ لاہور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں آسانی سے داخلہ مل گیا۔ لاہور، ہوسٹل میں چھوڑ کر اپنے گھر فیصل آباد آ رہی تھی اور گھبرا گھبرا کر دعائیں کرتی تھی کہ یا اللہ بڑے رش والے شہر میں بچے کو تیرے سپرد کر کے واپس جا رہی ہوں تم ہی اس کی حفاظت کرنا۔ آخر پروردگار نے وہ دن بھی دکھایا جب وہ M.B.B.S کر کے گھر لوٹا میڈیکل کے امتحان میں آل پاکستان VIV ہوا تو اس میں میرے بچے نے سلور میڈل حاصل کیا جبکہ گولڈ میڈل کسی بچی نے حاصل کیا تھا اور وہ بچی میڈیکل کالج کی پروفیسر کی بیٹی تھی۔ میں نے اپنے بیٹے کو بہت زیادہ قابل سمجھتے ہوئے کہا کہ اچھا وہ میڈم کی بیٹی تھی شاید اسی لئے اسے گولڈ میڈل مل گیا۔ مگر بچہ جو کہ بہت سچ بولنے والا تھا فوراً بول اٹھا نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں وہ لڑکی شروع سے انگلش میڈیم سکول کی پڑھی ہوئی تھی اور انگلش زبان پر بہت عبور رکھتی تھی اس لئے انگلش میں اظہار خیال مجھ سے بہتر انداز میں کر سکی۔ لہٰذا اسے گولڈ میڈل ملا۔ ہمیشہ سچ بولنے کے علاوہ چھوٹی عمر سے ہی پانچوں وقت کی عبادت کرتا۔ ڈاکٹر بنا تو مریضوں کے دلوں کی دھڑکن بنتا چلا گیا۔ آج بھی بعض عورتیں میرے پاس آتی ہیں تو کہتی ہیں نصیر بیٹا ہمیں نہیں بھولتا تو آپ کسی طرح بھول سکتی ہیں اس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد مجھے ان مریض عورتوں سے پتہ چلا کہ وہ انہیں گھر جا کر ٹیکے لگاتا جن میں استطاعت نہ ہوتی انہیں مفت دوا دیتا۔ وہ بتاتی ہیں کہ کوئی ڈاکٹر پیسے لے کر بھی اتنی پابندی کے ساتھ انہیں دوا دینے ان کے گھر نہیں آسکتا تھا جتنی باقاعدگی سے نصیر بیٹا ان کا علاج کرتا رہا۔ میرے نصیر کو غیر ممالک میں جانے کا بہت شوق تھا۔ اس کے شوق کو دیکھتے ہوئے میں نے کہا بعض لوگ لندن جاتے ہیں اور پھر شاید وہاں کوئی انتظام ہو جاتا ہے وہیں رہ جاتے ہیں تم بھی ایسے چلے جاؤ کہنے لگا شاید امی آپ کو معلوم نہیں یہ باہر جانے کی غلط راہ ہے میں کوئی ایسا راستہ اختیار نہیں کروں گا جس سے جماعت کی نیک نامی پر حرف آئے۔ خدا نے اس کی خواہش پوری کی اور وہ شادی کی وجہ سے کینیڈا چلا گیا۔ اور وہاں پر ایک سال آٹھ ماہ کے بعد جبکہ وہ ڈاکٹری کا اعلیٰ امتحان پاس کر رہا تھا اور ابھی مکمل پیپر بھی نہ دے سکا تھا کہ اپنے خالق حقیقی کے پاس چلا گیا ہم سب کو روتا چھوڑ کر بلکہ اپنے ڈیڑھ ماہ کے بچے کا خیال بھی اسے اس "کوچ" سے نہ بچا سکا جو ہر انسان کے مقدر میں ایک نہ ایک دن تو ہونا ہے۔ میں اسے بہت یاد کرتی ہوں مگر ساتھ ہی اپنے رب سے دعا بھی کرتی ہوں کہ کہیں ان بے صبری کے لمحات میں کوئی فقرہ زبان سے ایسا نہ نکل جائے جس سے میرا خدا ناراض ہو۔ سخت کرب کے انہی لمحوں میں دوپہر کی عبادت کر کے سوئی تھی کہ خواب میں کوئی اونچی آواز میں مجھ سے کہہ رہا تھا یہ گیارہ مئی کی دوپہر تھی۔

وہ تو مرتے ہی نہیں زندہ رہتے تو کیا ہوتے

جب میں نیند سے بیدار ہوئی تو میرے ہونٹوں پر یہی مصرعہ تھا۔ میں تمام پڑھنے اور سننے والوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ وہ نصیر کے بیٹے شہمیر احمد کے لئے درازی عمر کی دعا کریں۔ اور میرا خدا شہمیر کو اس مقام پر پہنچائے جس کی وجہ سے نصیر زندہ ہو جائے۔ آمین۔ اس ابتلاء کے ساتھ ساتھ اس کے فضلوں کی انتہا کو بھی مجھے یاد رکھنا چاہئے۔ ان قیامت خیز گھڑیوں میں کہ نصیر کی میت آ رہی تھی۔ میرا بیٹا کامران سلیم M.B.B.S کا امتحان دے رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے کامیاب کیا۔ سب سے چھوٹے بیٹے کو آرمی میڈیکل کالج میں اسی سال داخلہ ملا۔ دسمبر 95ء میں ایک ڈاکٹر بہو۔ بیاہ کر اس گھر میں تشریف لائیں۔ جو کہ چوہدری اقبال صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ ایک اور بہو جن کی ابھی رخصتی تو نہیں ہوئی لیکن بیٹے ڈاکٹر کامران سلیم رانا سے نکاح ہو گیا ہوا ہے اور چوہدری مقصود احمد صاحب اٹھوال کی دختر نیک اختر ہیں۔ ڈاکٹر بننے والی ہیں اس سال میڈیکل کے فائنل میں ہیں۔ اس لئے اپنے پیارے آقا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ کی برکتیں رحمتیں ان پر) جن کے خادموں کے پاؤں کے برابر بھی نہیں انہیں کے الفاظ میں اللہ کے ان انعاموں کو دیکھتے ہوئے اس کا ہر حال میں شکر ادا کرتی ہوں۔

جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا
تو دیکر چار جلدی سے ہنسایا
اس خادمہ پر اسی کے مصداق
جب اپنے پاس اک ڈاکٹر بلایا
تو دیکر چار جلدی سے ہنسایا

یادرفتگان

اقبال احمد نجم مربی سلسلہ

مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب علی پور

مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب جماعت علی پور کے امیر تھے اور آپ ایک لمبا عرصہ تک اس ذمہ داری پر مقرر رہے۔ آپ بہت ہردلعزیز انسان تھے۔ نہایت متقی پرہیزگار ملنسار، مرنجاں مرنج اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کی وفات 16 جون 1996ء کو 90 سال کی عمر میں ہوئی اور تدفین ربوہ میں ہوئی۔ آپ پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجن فیصل آباد کے تایا تھے۔ قادیان کے قریبی گاؤں ٹھیکری والے کے رہنے والے تھے۔ قادیان کے سکول میں پرائمری حصہ میں پڑھاتے رہے۔ میں نے محسوس کیا کہ آپ کے تعلقات علاقہ کے بڑے چھوٹے اپنے پرائے سب لوگوں کے ساتھ باہمی احترام کے تھے۔ 1973ء میں سیلاب آیا علی پور پنجند کے قریب واقع ہے اور نشیب میں ہے۔ درمیان میں تین نہریں بند کا کام دیتی ہیں۔ آپ اور خاکسار اے سی صاحب کو ملے اور اس موقع پر اپنی اور جماعت کی خدمات پیش کر دیں۔ آپ نے ان کے کہنے پر ہزاروں افراد کو کھانا کھلانے کا انتظام فرمایا۔ رقم اکٹھی کی گئی اور ایک سیلاب کمیٹی بنائی گئی اور 15۔20 روز تک صبح و شام کھانا کھلایا جاتا رہا شہر میں اس کا چرچا ہوا تو مخالفت بھی ہوئی لیکن آپ کی فراست سے تمام مسائل سلجھ گئے۔ دو نہریں ٹوٹ چکی تھیں اور خیال تھا کہ جلد سیلاب کا پانی علی پور شہر میں داخل ہو جائے گا۔ شہر تقریباً خالی ہوا جا رہا تھا مگر آپ نے عصر کے بعد تمام جماعت کو الیت میں روزانہ اکٹھا کر کے دعا کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور پانی کا رخ بہاولپور کی طرف ہو گیا اور علی پور بچ گیا۔ یہ حقیقت اس سال کے اخبارات سے بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا ایک فیملی کو پرابلم درپیش ہوئی جس کے لئے گورنر صاحب کو ملنا پڑا۔ معلوم ہوا کہ وہ مظفر گڑھ آئے ہوئے ہیں۔ مجھے ساتھ لے جا کر انہیں ملے اور یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ آپ خادم انسانیت تھے۔ آپ ہر شخص کی خدمت کرنے میں یقین رکھتے تھے۔ اپنا ہو یا پرایا ہو جو بھی آپ کے پاس پہنچا اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑے اور ضرورت سمجھتے تو مجھے بھی ساتھ لے لیتے۔ میری اور ان کی عمر کا کافی فرق تھا مگر انہوں نے کبھی محسوس نہیں ہونے دیا۔ نہایت محبت کرنے والے اور ساتھ ساتھ مربی کے ناطے احترام کرنے والے بزرگ تھے۔ ہم اکٹھے ہی دوستوں کے گھروں میں جاتے اور تربیتی امور حل کرتے تھے ہم دونوں کو ایک دوسرے پر بے انتہا اعتماد تھا۔ یہی تعلق انہوں نے پہلے بھی اور بعد میں بھی آنے والے ہر مربی کے ساتھ روا رکھا۔ سیلاب کے دنوں کی خدمت کو حضرت امام جماعت الثالث نے بھی بہت سراہا تھا اخبارات میں بھی خبر شائع ہوئی تھی کہ جماعت نے یہ خدمت سرانجام دی ہے۔ آپ نے خوب خوب جماعت کی اور علاقے کے احباب کی خدمت کی اور کبھی تھکے نہیں۔ آپ حال ہی میں ہم سے جدا ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین آپ کی وفات سے ایک قومی نقصان ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی بہت جلد پورا فرمائے۔ آمین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور پھر اس کی پرواہ نہیں کرتے گویا گناہ کو ایک شیریں شربت کی مثال خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے خدا تعالیٰ بڑا غفور اور رحیم ہے ایسے ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے۔ جب وہ غضب میں آتا ہے تو کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ فرماتا ہے۔ کسی کی اولاد کی بھی اسے پرواہ نہیں ہوتی۔ کہ اگر فلاں شخص ہلاک ہو گا تو اس کے یتیم بچے کیا کریں گے۔ آج کل دیکھو یہی حالت ہو رہی ہے آخر کار ایسے بچے پادریوں کے ہاتھ پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے گناہ کر کے کبھی بے پرواہ مت رہو۔ اور ہمیشہ توبہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 2- ستمبر 1996ء

12-00 رات - اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 لندن سے ایک خط
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
3-30 نارویجیئن پروگرام-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 نارویجیئن زبان سیکھئے-
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 سرائیکی پروگرام-
12-00 لندن سے ایک خط
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام- تقریر "سیرت النبی ﷺ" از فرید احمد
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)
6-00 ترجمہ کلام الہٰی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-30 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 ترکی پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-نیا
11-00 جرمن پروگرام-

منگل-3- ستمبر 1996ء

12-00 رات - اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 تعلیم دین حق - روحانی خزائن-
1-30 (-) اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے-
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 فرنچ سیکھئے-
8-30 متفرق پروگرام-
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن
12-30 (-) اصول کی فلاسفی
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام-
3-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ- 7-4-89
6-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات- مسوڑوں اور دانتوں کے امراض تیسرا حصہ
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو مکرم عبدالرؤف صاحب راٹھور
8-00 لقاء مع العرب-(نیا)
9-00 نارویجیئن پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام-

بدھ 4- ستمبر 1996ء

12-00 رات - اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام-
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات- دانتوں اور مسوڑوں کے امراض-(دوبارہ)
6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو مکرم عبدالرؤف صاحب راٹھور (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے-(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں-(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 روسی پروگرام-
12-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 افریقن پروگرام
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 درثمین- حصہ 6
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 3

اصلاح کریں- (دین) کے حقوق کی نگہداشت اور حفاظت رکھیں-

شرمیں خیر ایک شخص کو حضرت صاحب نے لکھوایا دعا میں نے کی ہے آپ کے لئے- اور

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

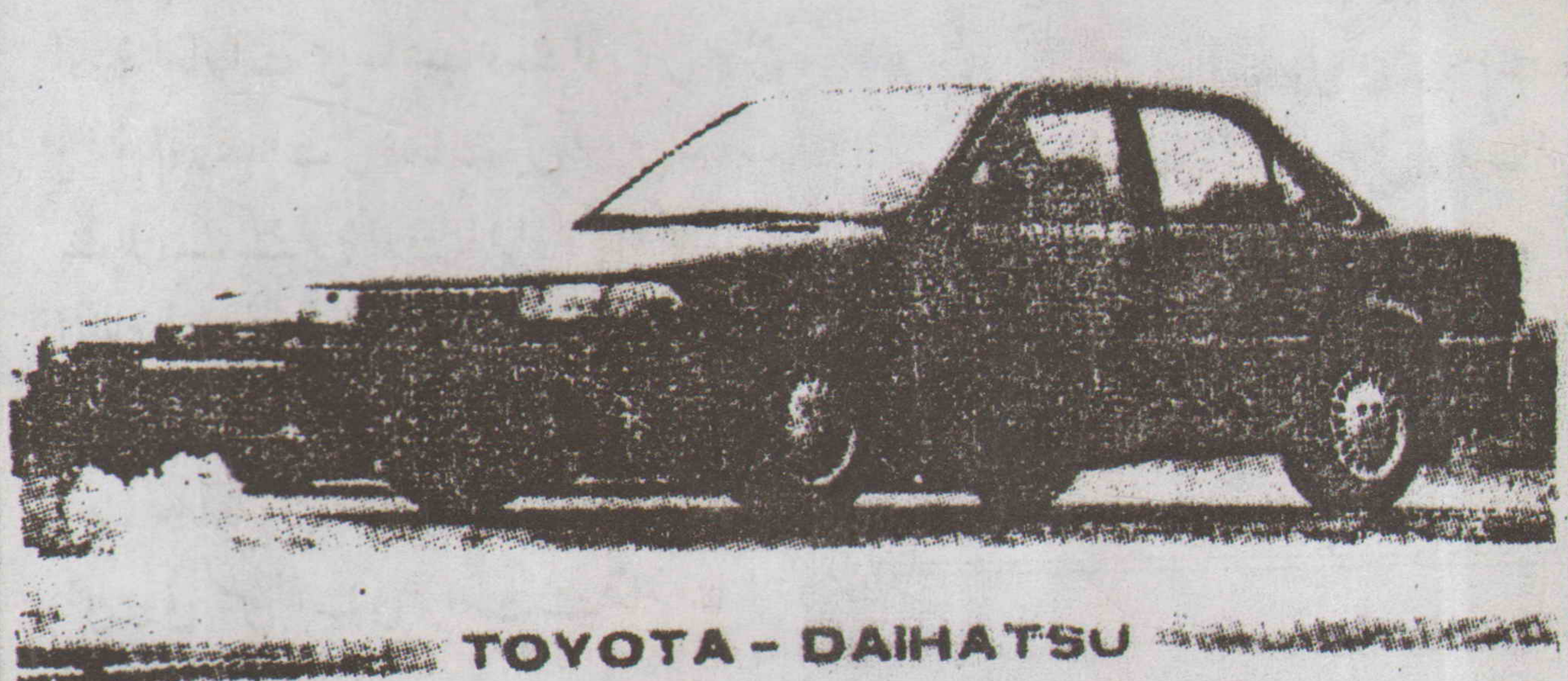

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷- تبت سنٹر- ایم اے جناح روڈ- کراچی ۳

فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

دانت اچھے صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں

سالہ تجربہ کار 35

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں-
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لادیں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ- خون کا آنا- پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ❖ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اللہ نے چاہاتو) کروں گا۔ کسی نے کہا ہے کہ عدو شربرانگیزد کہ خیرمادراں باشد۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بیماری بھی کچھ آپ کے لئے مبارک ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ دین کے لئے محرک ہوئی۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو دور ہو جائے گی۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی طبیعت میں استقلال پیدا کریں۔ جہاں دنیا کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں وہاں دین میں بھی کوشش کریں۔ صحت سے گزرنے یا بیماری سے آخر مرنا ہی ہے۔ موت کا پیالا آج تک کوئی نہیں ٹلا سکتا۔ اور نہ ٹلا سکتا ہے۔ پھر کیوں نہ انسان ایسے طریق کو اختیار کرے کہ وہ اس کے لئے دنیا میں بھی نیک نامی کا موجب ہو اور اگلے جہان میں بھی کام آئے۔

بقیہ صفحہ 4

اور احکام دین کے پابند ہیں وہ ایسا حکم نہیں دے سکتے اس لئے یہ صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔" میں نے کہا "فضول سوال دوہرانے سے معقول نہیں ہو جاتا۔ لیکن اگر آپ کو جواب سننے پر اصرار ہے تو مجھے جواب دینے سے انکار نہیں۔ میں نے بیعت میں عہد کیا ہے کہ امام جماعت جس نیک کام کا حکم دیں گے میں ان کی اطاعت کروں گا۔ میں ضرور اس عہد کو نبھاؤں گا۔ کیا آپ اسی جواب کے منتظر تھے؟" اوگلوی نے کہا "جواب بہت دلچسپ ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اسے ہزایکسی لینسی گورنر تک پہنچادوں۔" میں نے کہا "آپ فرض کی ادائیگی میں تاخیر کیوں کر رہے ہیں۔ ٹیلیفون آپ کے سامنے پڑا ہے۔ اٹھایئے اور گورنر کو اس دلچسپ جواب سے مطلع کیجئے۔" اس پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے گفتگو کا رخ بدلا اور کہا "اچھا آپ صاحبان کس کام کے لئے آئے ہیں؟" میں نے رسالے کا مسودہ پیش کیا اور کہا "اس کے چھپوانے اور شائع کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے۔" انہوں نے مسودہ پڑھا۔ دو ایک مقام کی وضاحت چاہی اور کہا "مجھے تو اس میں کوئی بات قابل اعتراض نظر نہیں آتی" اور اجازت پر دستخط کر دیئے۔ میں نے کہا شکریہ۔ اور ہم کھڑے ہو گئے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بھی کھڑے ہوئے۔ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور کہا "چوہدری صاحب! مجھے آپ کی یہ بات بہت پسند ہے کہ جو دل میں ہوتا ہے آپ صاف کہہ دیتے ہیں۔" ان کے ساتھ بعد میں کئی بار سابقہ پڑا ہمیشہ بہت شرافت سے پیش آتے رہے۔ ہمارے تعلقات بہت دوستانہ رہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا بہت احترام کرتے تھے۔ 1934ء میں وہ پنجاب کے ہوم سیکرٹری تھے۔ جب قادیان میں احرار کانفرنس کے سلسلہ میں گورنر پنجاب کے ساتھ الجھن پیدا ہوئی تو ہماری اتفاقیہ ملاقات ہوئی۔ خود اس معاملے کا ذکر چھیڑا اور بغیر کسی کا نام لئے کہا "بہت افسوس ہے اس معاملہ میں امام جماعت کی پوزیشن کا خیال نہ رکھا گیا۔" مجھے ان کے اس فقرے سے کچھ حیرت بھی ہوئی کیونکہ گفتگو کے سیاق و سابق میں اس فقرے کا مطلب صرف یہی ہو سکتا تھا کہ اس معاملے میں گورنر نے غلط رویہ اختیار کیا۔"

(تحدیث نعمت ص 348 تا ص 352)

بقیہ صفحہ 1

کل نہیں تو پرسوں۔ پرسوں نہیں تو سرسوں ضرور اس کا اثر محسوس کرتا اور دیکھتا ہے اور ایک دن وہ دیکھے گا کہ تاریکی سے نکل کر ایک دم وہ روشنی میں آگیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے تمام اعمال دوست کرے اور ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ اپنے نفوس کی بھی اور دوسروں کی بھی اصلاح ہو۔ ہمیں دعوت الی اللہ کی اور بھی زیادہ توفیق ملے اور ہم نیکی کرتے رہیں۔

(از خطبہ 15- اکتوبر 1926ء)

بقیہ صفحہ 1

اس بار جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ پہلی بار احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ تمام مقررین کی تقاریر اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب لائیو ٹیلی کاسٹ میں شامل تھا۔ حضرت صاحب نے جمعہ کے روز خطبہ ہی کو اپنا افتتاحی خطاب قرار دیا۔ اس میں حضرت صاحب نے دین کی خاطر نقل مکانی کرنے والوں کی خصوصیات بیان فرمائیں اور احباب جرمنی کو ان نیک خصوصیات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق رات قریباً ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا اور دس بج کر 50 منٹ کے قریب دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ اس طرح حضرت صاحب نے دو گھنٹے بیس منٹ تک خطاب فرمایا۔

حضرت صاحب کے خطاب کے دوران اور دیگر تقاریر کے دوران مین ہائم میں منعقدہ جلسہ سالانہ کے مختلف مقامات دکھائے جاتے رہے۔ سفید رنگ کی بڑی بڑی مارکیاں (شامیانے) دکھائی گئیں اور اردگرد کے میدان بھی دکھائے جاتے رہے۔ حضرت صاحب کے خطاب کے دوران احباب جماعت بار بار والہانہ انداز میں دینی نعرے بلند کرتے رہے۔

OOO

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 28- اگست 1996ء

12-00	رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00	اراؤنڈدی گلوب ہماری کائنات-
1-30	متفرق پروگرام
2-00	ترجمہ کلام الہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00	چینی زبان سیکھئے-
3-30	حکایات شیریں (نیا)
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	لقاء مع العرب-(دوبارہ)
6-00	طبی معاملات- دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں حصہ دوئم-
6-30	ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت مرزا رضوان احمد بیگ صاحب
7-00	اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
8-30	چینی زبان سیکھئے-
9-00	ترجمہ کلام الہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	روسی پروگرام
12-00	اراؤنڈدی گلوب- ہماری کائنات
12-30	متفرق پروگرام
1-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00	بنگلہ پروگرام / اردو پروگرام
3-00	اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	افریقین پروگرام
6-00	نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00	درثمین پروگرام- حصہ پنجم
8-00	لقاء مع العرب (نیا)
9-00	فرنچ پروگرام-
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-0C	جرمن پروگرام-

تعلیمی وتربیتی کلاس

O ربوہ میں یکم اگست تا 20- اگست 1996ء بیس روزہ تعلیمی کلاس کا انعقاد ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم کلام الہی ووقف عارضی کے تحت کیا گیا۔ کلاس کا افتتاح دعا کے ساتھ ہوا۔ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے طلباء سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ طلباء اس کلاس سے جو تحصیل علم کریں اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بناتے ہوئے اس نور سے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی مستفیض کریں۔ اس کلاس میں بیس اضلاع سے 36 طلبا اور 13 طالبات نے شمولیت اختیار کی۔

اس کلاس میں پہلا پارہ فن تجوید۔ ترجمہ اور عربی ابتدائی گرائمر کے ساتھ قاری محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایئے کلام الہی کے مختصر نکات طلبہ کے گوش گزار کرنے کے لئے مکرم عبدالوہاب صاحب، مکرم رانا فاروق صاحب اور مکرم میر عبدالباسط صاحب نے بطور اساتذہ فرائض سرانجام دیئے۔

علاوہ ازیں طلباء میں تعلیمی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرنے کے لئے علمی مذاکرہ جات کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ تمام طلباء روزانہ کلاس سے فارغ ہو کر ربوہ کے مختلف حلقہ جات میں جاکر بچوں کی تعلیمی کلاسیں منعقد کرکے اپنے تحصیل کردہ علم کو بطور واقف عارضی دوسروں تک پہنچانے کی مشق کرتے۔ یہ سلسلہ بیس روز تک باقاعدہ بخیروخوبی جاری رہا۔ تمام طلباء نے حلقہ جات میں جاکر بھرپور عزم کا اظہار کرتے ہوئے قریباً یکصد افراد سے وقف عارضی کے فارم بھی پر کروائے۔ اس بیس روزہ کلاس کے دوران تمام طلباء و طالبات کی پکنک بھی کروائی گئی طلباء کے طعام اور قیام کا انتظام دارالضیافت میں تھا۔

اس کلاس کا اختتام دعا کے ساتھ ایک الوداعی تقریب کے ذریعہ ہوا جو دارالضیافت میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں نائب ناظر صاحب دارالضیافت مکرم ملک منور احمد صاحب نے تمام طلباء کو نہایت مختصر الفاظ میں دلنشیں نصائح فرمائیں اور پھر دعا کے ساتھ یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

مشرقی یورپ میں تعلیم کے لئے درخواستوں کی تاریخ میں توسیع

O اس سال بھی مشرقی یورپ میں طلبہ کے لئے اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کے علاوہ آرٹس کے مضامین میں بھی Specialisation کے مواقع موجود ہیں۔ امیدوار طلبہ کا کم از کم ایف اے یا ایف ایس سی ہونا ضروری ہے۔ اس سے پہلے درخواستوں کی تاریخ 20- اگست تک رکھی گئی تھی مگر اب اس میں 10- ستمبر تک توسیع کر دی گئی ہے۔ خواہش مند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر ضلع صاحب سے رابطہ کرکے ان سے معلومات حاصل کرلیں اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 10- ستمبر تک دفتر وکالت تبشیر میں پہنچادیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ دریائے چناب میں شدید طغیانی کی وجہ سے سرگودھا کے کئی دیہات کا نام و نشان مٹ گیا۔ پانی چنیوٹ شہر کے اردگرد کے علاقے میں بھی داخل ہو گیا۔ جھنگ روڈ پر سیم نہر کے پشتے ٹوٹ گئے۔ دریائے راوی میں طغیانی کے باعث ساہیوال کے 35 دیہات خالی کرا لئے گئے۔ راوی میں بلوکی کے مقام پر شدید طغیانی ہے۔ دو لاکھ 29 ہزار کیوسک پانی کا اخراج ہوا ہے۔ ننکانہ صاحب کے سینکڑوں دیہات اور ہزاروں ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ تریموں کے مقام پر دریائے چناب میں سیلاب ہے۔ طالب والا پل کے نیچے سے دریائے چناب میں ساڑھے سات لاکھ کیوسک پانی گزر رہا ہے۔ ہزاروں ایکڑ زمین پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ دو افراد ہلاک ہو گئے۔ درجنوں مویشی پانی میں ڈوب گئے۔ متاثرہ دیہات میں 10 فٹ تک پانی کھڑا ہے۔ سرگودھا کا چنیوٹ فیصل آباد سمیت کئی شہروں سے زمینی رابطہ منقطع ہو گیا۔ ٹرینوں کی آمدورفت میں خلل پڑ رہا ہے۔ چنیوٹ جھنگ لنک روڈ بھی بند کر دی گئی۔ فوج کے جوانوں کو طلب کر لیا گیا ہے۔

○ پسرور کے کئی دیہات میں تباہی مچ گئی۔ دوسرے شہروں سے ٹریفک ابھی تک معطل ہے۔ قلعہ سوبھا سنگھ کا سیالکوٹ لاہور اور گوجرانوالہ سے رابطہ بحال نہ ہو سکا۔

○ پنجاب کے وسطی علاقوں میں چناب کا پانی اترنے لگا ہے اور اب پانی کا ریلا جنوبی پنجاب میں تباہی مچا رہا ہے۔ ملتان اور مظفر گڑھ کے 800 دیہات کو خطرہ لاحق ہے۔ اس علاقے میں ہنگامی حالت کا اعلان کر کے فوج کو طلب کر لیا گیا ہے۔ ہیڈ مرالہ کے مقام پر پانی کا بہاؤ ایک لاکھ 20 ہزار کیوسک تک آ گیا۔ قادر آباد بیراج سے بھی پانی کا بڑا ریلا گزر گیا بی آر بی نہر کے ٹوٹنے سے واہنڈو کے 84 دیہات میں تباہی ہو گئی۔ نارووال کے کئی دیہات میں ابھی تک امداد نہیں پہنچی سیلاب میں گھری ٹرین کے مسافروں کو فوج نے محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ فیروز والا کی 35 بستیاں متاثر ہوئیں۔ ہیڈ بلوکی پر اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ پنڈی بھٹیاں کے کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔

○ بارش اور سیلاب کی صورت حال میں گورنر پنجاب نے منتخب نمائندوں کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ لاہور میں متاثرین کی بحالی کا ہنگامی منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ حکومت اور عدلیہ کے درمیان سیز فائر جاری رہنی چاہئے۔ عدالت پر بوجھ کم کرنے کے لئے سپریم کورٹ کی طرف سے لے آف کئے گئے ججوں کو فارغ کرنے کی بات حکومت کو مان لینی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہماری بات مان لے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ عدلیہ اور حکومت کے درمیان سیز فائر ہو گا تو باقی تمام باتیں افہام و تفہیم سے حل ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ صحافی نہ چھیڑیں تو سیز فائر قائم رہے گا۔ آئین میں ابہام دور کرنا پارلیمنٹ کا کام ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کئی بار ان کی نشاندھی کر چکی ہے۔ عدلیہ اور انتظامیہ کی محاذ آرائی سے جج سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ چیف جسٹس نے یہ باتیں لاہور میں ایک تقریب کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔

○ حکومت پنجاب نے لاہور میں بارش کے پانچ دن کے بعد فوج کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ بلدیاتی اداروں سے پمپ بھی منگوا لئے گئے محکمہ صحت کو حفاظتی اقدامات کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی کور کمانڈر لاہور سے 200 ٹرک اور جوانوں کی خدمات حاصل لی گئیں تاکہ متاثرین تک امدادی سامان پہنچایا جا سکے۔

○ لاہور میں بارش کے متاثرین کی امداد کے لئے شہر کو 50 زونوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ بارش سے مرنے والوں کے لواحقین کو 50 ہزار روپے فی کس دیئے جائیں گے۔ مجسٹریٹوں کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے جو خوراک اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔

○ امریکہ سے فوجی سامان کی پہلی کھیپ پاکستان پہنچ گئی ہے۔ پہلی کھیپ ایم سیریز گاڑیوں کی 262 اشیاء پر مشتمل ہے۔ جن میں ٹینک توپیں بکتر بند گاڑیاں مرمت شدہ فاضل پرزہ جات اور دیگر دفاعی سازو سامان شامل ہے یہ سامان براؤن ترمیم کے تحت بھیجا گیا ہے۔ فضائیہ کا سامان اگلی کھیپ کے ذریعے راولپنڈی پہنچے گا۔ اس وقت یہ سامان لوڈ کیا جا رہا ہے۔ اس کی ترسیل کا کام دسمبر تک مکمل ہو جائے گا۔ اس سازوسامان کے ذریعے دفاعی قوت کو موجودہ معیار کے مطابق بنایا جا سکے گا۔ براؤن ترمیم منظور ہونے کے بعد ہمسایہ ملک بھارت نے اس کے خلاف ایک منظم مہم شروع کر رکھی تھی۔ وزیر دفاع نے جو اس سامان کی آمد کے موقع پر موجود تھے کہا کہ پاک امریکہ مشاورتی گروپ کا اجلاس اکتوبر میں ہو گا۔

○ ٹیلی ویژن کی اداکارہ خالدہ ریاست انتقال کر گئیں وہ کچھ عرصہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ علماء کی پگڑیاں اچھالنے والے آج انہیں پھر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ آئندہ برس اسلامی سربراہ کانفرنس کے لئے صاحب ثروت افراد سے گاڑیاں لے کر انہیں استعمال کریں گے۔

○ وزیر اعظم کی کار اور پروٹوکول کی 5 گاڑیاں حادثے سے بال بال بچ گئیں۔ آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی جاتے ہوئے سب سے آگے ٹریفک انسپکٹر کی جیپ نے اچانک مڑنے کا اشارہ دیا۔ تمام گاڑیوں کو ہنگامی بریکیں لگانا پڑیں حفاظتی عملہ الرٹ ہو گیا۔ ہتھیار سیدھے کر لئے گئے۔ انسپکٹر کے خلاف تحقیقات کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمرانوں کو صرف مال بنانے کی فکر ہے۔ آفت زدہ لوگوں کے پاس کوئی نہیں گیا۔ ان لوگوں کو لاہور کی پرواہ نہیں۔ بلدیہ عظمٰی ایل ڈی اے اور واسا کا مکمل بریک ڈاؤن ہے۔ ٹیکس عوام سے وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن سہولتوں کا رخ وزیروں اور مشیروں کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔

○ جمعیت علماء اسلام کے حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ کالے بادل منڈلا رہے ہیں سیاسی سیلاب اس سال کے آخر میں آئے گا۔

○ سندھ اسمبلی میں ممتاز بھٹو کے اس بیان پر کہ "سندھی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ہتھوڑا گروپ اور وزیر قانون ناکارہ وکیل ہیں" شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔

اعلان

سکول کے تمام طلباء، اساتذہ اور والدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کریسنٹ گرینر ہائی سکول میں گرمیوں کی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر سے دوبارہ کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے۔
نوٹ: ہر کلاس میں محدود نشستیں خالی ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا
پرنسپل
کریسنٹ گرینر ہائی سکول فیکٹری ایریا دارالفتوح ربوہ
فون: 211477 211041

بے روزگار حضرات متوجہ ہوں — سنہری موقع

ہمیں اپنی فرم (ادویات حیوانات) کیلئے دلچسپی رکھنے والے بے روزگار حضرات درکار ہیں۔ جو اپنے علاقہ میں کاروبار کرنا چاہتے ہوں، کیلئے آسان شرائط پر کاروبار کروایا جائے گا۔
ٹریننگ کورس بھی کروایا جاتا ہے
مزید معلومات کے لئے
النور الیکٹرو میڈیکا (رجسٹرڈ)
A-603 پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد۔ فون 44384

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 631 1931-636 6931

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن، سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دکان: 434
گھر: 211244

تریاقِ معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ